سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

# فرقہ واریت کے نقصانات' اسباب اور تدارک

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الكريم امابعد' فاعوذ باالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم۔قال الله تعالیٰ عزوجل ۔ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورۃ بقرہ آیت ۲۱۳)

ترجمہ: تمام لوگ ایک ہی طریق کے تھے' پھر اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا جو خوشخبری سناتے تھے' اور ڈراتے تھے اور ان کے ساتھ کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں۔اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ان کے امور اختلافیہ میں فیصلہ فرمادیں اور اس کتاب میں اور کسی نے اختلاف نہیں کیا مگر صرف ان لوگوں نے جن کو وہ کتاب ملی تھی' اس کے بعد کہ ان کے پاس دلائل واضح پہونچ چکے تھے' باہمی ضد کی وجہ سے۔پھر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وہ امر حق جس میں اختلاف کیا کرتے تھے' اللہ کے فضل سے بتلا دیا اور اللہ جس کو چاہتے ہیں' اسے راہ راست بتلا دیتے ہیں۔

## اختلافات کا آغاز:

محترم حاضرین! مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے ایک ہی سچا اور توحید پر مبنی دین رہا جب لوگوں نے اس دین میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کیا تو مالک کائنات نے اصلاح کے لئے رسولوں کو بھیجا جو اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری اور اہل کفر کو جہنم کی وعید سناتے رہے۔لوگوں کے دین میں اختلاف دور کرنے کے لئے بعض کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے ساتھ بھیجا۔بدقسمتی یہ ہوئی کہ جن کے پاس اللہ کی برحق کتاب آئی' مثلاً یہود ونصاریٰ نے توراۃ اور اور انجیل میں جان بوجھ کر قصداً' اللہ کی کتابوں میں محض ضد اور حسد کی بناء پر اختلاف وتحریف کا ارتکاب کیا' پھر ایک وقت ایسا آیا جب اللہ نے اہل ایمان کو حق کی راہ پر چلنے کی توفیق فرمائی اور گمراہ کن اختلاف سے بچالیا' جیسے امت محمدی ﷺ کے تمام عقائد اور اعمال میں حق کی تلقین فرمائی۔اور اللہ نے اپنے کرم

سے ان کو یہود و نصاریٰ کی بے راہ روی اور اختلافات سے محفوظ رکھا۔

## انبیاء کا مقصد بعثت:

آیت کا خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب انبیاء بھیجے اس کا مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ ہر فرقہ کو الگ الگ مذہب‘ دین اور راستہ بتایا ہو بلکہ سب کے لئے اللہ نے اصل میں ایک ہی راستہ مقرر کیا‘ جب بھی وہ اس راہ سے بھٹکے اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجا اور کتاب اتار کر حکم دیا کہ اس نبی اور کتاب کی ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں یہ سلسلہ گم گشتہ راہ لوگوں کے لئے آنحضرت ﷺ کے ورود مسعود تک جاری رہا۔ ان سب انبیاء نے کفر‘ جہالت اور گناہوں کا ایک ہی علاج بتایا کہ تمام بیماریوں سے بچنے کا ایک ہی علاج ہے‘ اور وہ اسلام ہے‘ جس کی اشاعت کے لئے نبی آخر الزمان ﷺ رہتی دنیا تک قابل عمل جس میں تمام مسائل اور اختلافات کا حل موجود ہے‘ یعنی قرآن مجید کے ساتھ مبعوث ہوئے اور دوم بات اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ ہر دور میں برے لوگ ہر رسول و کتاب کی مخالفت پر کمر بستہ رہے‘ کفار و اسلام دشمنوں کا یہ اختلاف اسلام اور مسلمانوں سے بدسلوکی کوئی نئی بات نہیں لہٰذا اس لئے پریشان نہ ہوں اور دین پر ثابت قدمی سے جمے رہیں۔

## مسلمانوں کی زبوں حالی:

محترم سامعین! آپ کو اگر اسلامی تاریخ پڑھنے کا موقع ملے تو ضرور مطالعہ کریں جب بھی مسلمانوں نے اسلام کے آفاقی تعلیمات پر کماحقہ عمل کیا وہ قرون اولیٰ کے مسلمان بن کر پوری دنیا ان کی مطیع اور فرمانبردار رہی اور جب مسلمانوں نے دین سے رخ موڑا ہے جیسے آج کل عالم انسانیت عموماً اور مسلم دنیا خصوصاً جن مصائب‘ مشکلات‘ کساد بازاری‘ بدامنی‘ دہشت گردی آپس میں مسلمانوں کا مشت و گریبان ہونا‘ بھوک و افلاس‘ مہنگائی اور کفار و اغیار کے زیر تسلط رہ کر اپنے مقاصد فاسدہ کے حصول کے لئے ان کے حاشیہ بردار بن گئے ہیں‘ مورخ اس کے مختلف اسباب ٹٹولنے میں مصروف ہے‘ لیکن میرے خیال میں اس کی اہم ترین سبب قانون فطرت جس کا دوسرا نام اسلام ہے سے منہ موڑنا ہے۔ اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے تعلیمات کو پس پشت ڈالنا ہے‘ آج بھی اگر بحیثیت مجموعی‘ حکام ہوں یا رعایا اسلام کا دامن مضبوطی سے تھامیں اس کے تعلیمات‘ ارشادات اور احکامات پر من و عن عمل کیا تو ایک بار پھر اگر پوری دنیا پر نہ سہی کم از کم آدھی دنیا پر اسلام کی عادلانہ حکمرانی آسکتی ہے۔ اس قانون فطرت پر چلنے میں یقیناً ہر قسم سکون‘ وقار‘ عزت اور سربلندی ہے اور فطرت کے خلاف راستے پر چلنے میں ہر قسم کی بے عزتی‘ بے وقعتی‘ عدم سکون‘ ذلت‘ مغلوبیت اور پستی ہے جس سے انسان کی زندگی تباہ ہو کر بالآخر خودکشی پر اس بے راہ رو انسان کا اختتام ہو جاتا ہے۔ اسلام صرف اخلاق حسنہ کا مجموعہ نہیں بلکہ اسلام بین الاقوامی اتحاد کا پیغام دیتا ہے‘ میں نے جو آیت تلاوت کی اس میں یہی پیغام دیا

جارہا ہے کہ ماضی بعید یعنی انسان کی ابتدائی آفرینش میں جب لوگوں نے س کا دامن پکڑا تو وہ امت واحدۃ تھے اور پھر جب انسانوں نے اسلام کی رسی کو چھوڑا، خودرائی وخودنمائی پر اتر آئے، پھر فرقے ہی فرقے اور گروہ اور پارٹیاں بن گئیں۔ رب کائنات نے ان اختلافات کو مٹانے کے لئے قانون فطرت یعنی اسلام بھیج کر اس قانون کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے اللہ نے اپنے محبوب بندگان انبیاء کرام بھیجے جو اس قانون پر عمل کرنے والوں کو بہشت کی بشارتیں اور بے عمل انسانوں کو آگ و دوزخ کی وعیدیں سناتے۔ اس نے یہ بھی پیشنگوئی فرمائی کہ ایک دور ایسا بھی آنے والا ہے کہ دنیا بالاخر پہلے کی طرح اسلام کے دامن آغوش میں پناہ لے کر سکون کا سانس لے گی۔ مختلف جماعتیں اختتام پذیر ہو کر انسانیت امۃ واحدہ بن کر فرقہ واریت، گروہی، نسلی اور مسلکی اختلافات خود بخود مٹ جائیں گے۔

## اسلام کا نظام امن:

بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے والے ذرا سوچیں کہ مختلف مذاہب کے درمیان دوریاں، دشمنیاں، اور نفرتیں کیسے ختم ہوسکتی ہیں، اور پورا عالم انسانیت الفت ومحبت کے ماحول میں کیسے آئے گا۔ ظاہر ہے اس جامع پروگرام کا دعویٰ اسلام کے علاوہ کوئی مذہب ومسلک یا کسی ازم کے پاس نہیں۔ اسلام کا پیش کردہ نظام یقیناً تمام جمہوریتوں سے بدرجہا بہتر اعلیٰ وارفع ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دینا کے تمام انسان بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں، اور تمام دنیا ایک ملک بن کر ایک ازم کے تحت آجائیں۔ ارشاد باری ہے:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا (سورہ فتح، ۲۸)

"وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسکو تمام ادیان پر غالب کردے، اور اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے۔"

## فرقہ واریت کا خاتمہ:

محترم سامعین! میں آپ کو عرض کر رہا تھا کہ اسلام کا نصب العین فرقہ واریت کو مٹانا ہے گروہ بندیوں کا خاتمہ کرنا ہے، آیت کے ذیل میں میں نے بتلایا کہ اسلام نہ تو کسی کو سورج کی اولاد بتاتا ہے نہ کسی کو کالے توے کا، نہ کسی انسان کو خدا کے منہ سے پیدا شدہ فرماتا ہے نہ کسی کو پاؤں پامال سے بلکہ قرآن مجید میں سارے انسان ایک ماں باپ کی اولاد کہہ کر ایک دوسرے کے ہمسر اور مساوی قرار دیتا ہے۔ ایک آیت کریمہ میں فرمان الٰہی ہے:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (سورہ حجرات، ۱۳)

" اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور شاخ در شاخ خاندانوں میں اس لئے

تقسیم کر دیا تاکہ تم آپس میں متعارف ہو سکو۔ عزت دار و اکرام کا مالک تم میں وہی ہے جو اللہ کے نزدیک صاحب تقویٰ اور پرہیزگار ہو اور اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے زیادہ عالم اور خبردار ہے۔"

**بندوں کی غلامی سے نجات:**

تمام انسانیت کو ایک ماں باپ کی اولاد کہہ کر انہیں ایک دوسرے کا مساوی اور ہمسر بتلا کر ان میں باہم اونچ نیچ اور باہم تفاوت ختم کر دیا اور ایک قسم کے افراد بتلا کر باہمی نفرت و وحشت کو دور فرمایا۔ یورپ آج کل عالمگیر جمہوریت کا دعویدار ہے اگرچہ اس نے تمدنی وسائل کو عالمگیر اور ہمہ گیر بنا ہی دیا ہے، لیکن وہاں اب بھی کالے گورے کا فرق، خون و نسب کی تفریق موجود ہے، ان کا دعوائے جمہوریت اپنے مفادات تک جا کر رک جاتا ہے، وہ صرف دعوائے جمہوریت کر کے کالوں کو نیچا دکھا کر ان کو غلام بنانے پر تلے ہوئے ہیں، اسلام چونکہ اس طرح کی غلامی کا قائل نہیں بلکہ اسلام آیا، اس لئے ہے کہ انسان کی غلامی سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کا غلام اور بندہ بنا دے، ربعی ابن عامر کے متعلق آپ لوگوں نے سنا ہوگا وہ جب ایران کے سپہ سالار رستم کے دربار میں پہونچے تو رستم نے ان سے ایران پر حملہ کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا۔

اللہ ابتعثنا لنخرج من شأ من عبادة العباد الیٰ عبادة الله ومن ضیق الدنیا الی سعتها ومن جور الادیان الی عدل الاسلام (البدایه والنهایه)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے کہ جسے اللہ چاہے اسے ہم بندوں کی غلامی سے نکال کر اس کی وسعت میں اور دوسرے ادیان کے ظلم وجور سے نکال کر اسلام کے عدل وانصاف میں لے آئیں۔"

**درس مساوات:**

محترم حاضرین! دنیا میں فرقہ واریت کی دوسری وجہ بے جا تعظیم اور اعتقاد میں افراط تفریط ہے، انسانوں کے لئے یہ نسبی فرقہ واریت سے زیادہ تباہ کن اور خطرناک ہے اکثر وبیشتر نفرتیں کسی کی بے جا تعظیم و توقیر یا تنقید و تنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اسلام نے اس طرح محبت وعداوت کو مٹا کر رسولوں، انبیاء اور پیغمبروں کے بارہ میں اعتقادی و تعظیمی مساوات کا درس دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لانفرق بین احد من رسله (سورہ بقرہ ۲۸۵)

"ہم اس کے پیغمبروں میں سے (کسی قسم کی) تفریق نہیں کرتے"

نیز دوسری کلام ربانی میں ہے:

قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ مَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (سورہ بقرہ۔۱۳۶)

''کہہ دو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجے گئے اور اس پر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور اولاد یعقوب کی طرف بھیجا گیا۔ اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ اور انبیاء کرام کو دیا گیا' انکی پروردگار کی طرف سے' اس طریقہ سے کہ ہم ان میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے' اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔''

## حسن عقیدت کی قرآنی تعلیم:

اس آیت مبارکہ میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کے ساتھ اور ان کے مذہبی کتب کے ساتھ حسن عقیدت کی رہنمائی فرمائی گئی ہے' اس لئے اس وجہ سے اگر اہل مذاہب سارے کے سارے مل کر اس آیت مبارکہ پر عمل کریں تو کسی انسان کو انبیاء کرام ان کی تعلیمات اور ان کے کتب پر انگلی اٹھانے کا موقع اور جرات نہ ہوگا۔

## مغرب کی گستاخیاں

معزز دوستو! آپ کو معلوم ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے مغرب اور یورپ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ کبھی قرآن مجید فرقان حمید جو سراپائے ہدایت ہے' کی توہین کرتے ہیں کبھی سرکار دو عالم ﷺ کے شان میں بے ادبی اور گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں' لیکن مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ گالی کا جواب گالی اور توہین کا جواب توہین سے اپنے مذہب حقہ کے خلاف سمجھ کر نہیں دے رہے وجہ یہ ہے کہ ہمیں اسلام کے راہنما اصول بتلا رہے ہیں کہ بحیثیت مسلمان ہم کسی مذہبی مقتدا اور مقدس کتب کی شان میں گستاخی اور بے ادبی نہ کریں۔ اگرچہ نادانی اور جہل کی وجہ سے کسی قوم نے کسی فرد کو خود ساختہ مقتدا بنایا ہو' قرآن مجید کا فرمان ہے۔

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم (سورہ الانعام' ۱۰۸)

''اور گالیاں مت دو ان کو جن کو یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں' کیونکہ پھر یہ لوگ جہل کی وجہ سے حد سے بڑھ کر اللہ کی شان میں گستاخی کریں گے۔

**اقوام عالم کے لئے نیا اصول:** اقوام عالم کو آپس میں قریب تر کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا منصفانہ اور خیر خواہانہ اصول ہو سکتا؟

ہرگز نہیں ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول ﷺ لاتطرونی کما اطرت النصاری عیسیٰ ابن مریم انما انا عبدالله ورسوله فقولوا عبدالله ورسوله (ترمذی)

''میری تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو جیسے نصاریٰ نے حضرت مسیحؑ کی تعریف میں مبالغے کئے (کہ انہیں خدا کا بیٹا کہا) بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں پس مجھے عبداللہ اور اللہ کا رسول کہہ کر پکارا کرو۔''

یعنی مقابلہ پیدا کر کے دوسرے انبیاء کرام کے مقابلہ میں میری تعریف میں اس قدر زیادتی مت کرو کہ دوسروں کی توہین کا پہلو نظر آئے۔

## فرقہ واریت اور انتشار کے اسباب:

عزیز حاضرین! میں عرض کر رہا تھا کہ فرقہ واریت' گروہ بندی اور نفرتوں کے پھیلانے کا سلسلہ بڑھا ایک اور مہلک ترین قسم کی فرقہ واریت میرے خیال میں امت کے انتشار و افتراق کے لئے سب سے زیادہ تباہ کن ہے' وہ ہے سیاسی فرقہ واریت اور کشمکش؛ جس میں اقتدار کے لئے فرقے اور پارٹیاں بنتی ہیں' بظاہر تو یہ تصادم اور ٹکراؤ پرامن اور آئین کے مطابق معلوم ہوتی ہیں' لیکن اس کی تہہ میں سب سے زیادہ بدامنی' بے اطمینانی' تباہی و بربادی پنہاں ہوتی ہے۔ پارٹی قائدین' سیاسی نعروں سے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیگر گروہوں میں تقسیم کر کے ان کے ٹکراؤ کا تماشہ دیکھتی ہے' اور ان کا خون خرابہ دیکھ کر اپنی کامیابیوں پر جشن مناتی ہیں' اسلام نے سرے سے انسانی اقتدار اور حکمرانی کا خاتمہ کر دیا ہے= اس نے فرمایا ہے کہ حکمرانی صرف اللہ کی ہے' انسان اس کا نائب خلیفہ اور تابعدار ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ان الحکم الا لِله امر ان لاتعبدو الاایاہ ذلك الدین القیّم ولکن اکثر الناس لایعلمون۔(سورہ یوسف' ۴۰)

''حکم صرف خدا کا ہے' تمہارا کام صرف اس کا حکم ماننا ہے' سیدھا راستہ یہی ہے لیکن اکثر انسان جاہل ہیں جو نہ سمجھتے ہیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں''

رب ذوالجلال ہم سب کو ان اسلامی تعلیمات وہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

---

اب قارئین ماہنامہ ''الحق'' فیس بک پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں
facebook\Alhaq Akora Khattak